ماہ رمضان اور پانامہ لیکی بجٹ

تحریر: سہیل احمد لون

ماہ رمضان کی آمد کے ساتھ ہی نظام زندگی میں یہ واضح تبدیلی دیکھنے میں آتی ہے جس میں کھانے، پینے، سونے، جاگنے اور کام کرنے کے اوقات میں تبدیلی کے ساتھ ٹی۔وی پروگرامز سوشل زندگی کے معمولات میں بھی تبدیلی آ جاتی ہے۔ایک وقت تھا جب ماہ رمضان میں ہوٹل اور ریسٹورنٹ کا سیزن آف ہو جاتا تھا مگر موجودہ دور میں سحر و افطار بھی اتنا کمرشل ہو گیا ہے کہ وڈے لوگ روزہ رکھیں یا نہ رکھیں مگر بڑے بڑے ہوٹلوں میں افطار پارٹی یا افطار ڈنر کی تقریبات کا سلسلہ چاند رات تک جاری و ساری رکھتے ہیں۔غریبوں، مسکینوں میں کھانا تقسیم کرنا شاید اب سٹیٹس سمبل نہیں رہا جیسے قربانی کا گوشت آپس میں بانٹ کر کھاتے ہیں ایسے ہی افطاری کے نام پر پارٹی یا ڈنر کا اہتمام کر کے اشرافیہ خود ہی ''افطاری'' کر کے گھروں کو چل دیتے ہیں۔کچھ اینکر حضرات رمضان میں نئے انداز سے جلوہ افروز ہوتے ہیں، مقدس مہینے کے فضائل بیان کرنے کی بجائے دلہنوں کی طرح میک اپ کر کے داڑھیوں میں افشاں لگائے کرتب کرتے نظر آتے ہیں۔چیرٹی کے نام پر چندہ خوری کرنے والے اپنا اپنا موچہ سنبھال کر ''چندے کی جنگ'' جیتنے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔برطانیہ صرف سیاسی لحاظ سے ہی ہمارے لیے باعث کشش نہیں بلکہ آرٹ اینڈ کلچر شو، میوزیکل شوز، سٹیج ڈرامے اور چندہ گیری کے لیے محبوب ترین جگہ ہے۔یہاں درجن سے زائد دینی ٹی۔وی چینلز بھی ہیں جہاں رمضان کے مہینے میں چندہ گیری بلا ناغہ ہوتی ہے اس کے علاوہ چیرٹی کے نام پر افطار پارٹی کرنے کی وبا بھی عام ہے۔حیران کن طور پر چیرٹی کے نام پر فراڈ کرنے والے برطانیہ میں مختلف طریقوں سے فراڈ کر کے اپنے ہی لوگوں کو لوٹنے میں ''مشہور'' ہیں مگر اس کے باوجود ہمارے لوگ ان کے چنگل میں آ جاتے ہیں۔جس سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ وہ ابھی پکے مومن نہیں بنے ورنہ ایک سوراخ سے بار بار نہ ڈسے جائیں۔برطانیہ میں اسلامی فلاحی اداروں کی تعداد مسیحیوں کے بعد دوسرے نمبر پر ہے جو اب گیارہ سو سے تجاوز چکی ہے جبکہ بغیر رجسٹریشن کے فلاحی اداروں کی تعداد بھی سینکڑوں میں ہے۔فلاحی ادارے بنا کر چندہ خوری کرنا ایسا کاروبار بن چکا ہے جس میں بغیر کوئی پیسہ لگائے صرف نفع ہی نفع ہے اور ماہ رمضان میں ان کے لیے ہر رات چاند رات ہوتی ہے۔برطانیہ سمیت یورپ میں عوام کو مخصوص تہوار اور سیزن میں خصوصی رعائتیں دینے کا رواج عام ہے۔جب تعلیمی اداروں میں نیا سال شروع ہوتا ہے تو پڑھنے لکھنے والی اشیاء پر خصوصی پیکیج کا اعلان کیا جاتا ہے۔ایسے ہی رمضان کے مہینے میں بڑے بڑے سپر سٹورز پر سحر و افطار پر استعمال ہونے والی اشیاء پر بھی خصوصی رعایت کے مخصوص سٹال لگائے جاتے ہیں۔باعث شرم یہ بات ہے کہ ان ممالک میں ایشین یا مسلمان لوگ اپنی Grocery شاپس پر چیزوں کی قیمتوں میں کسی قسم کی کوئی رعایت نہیں دیتے۔کہتے ہیں کہ خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے مگر ہم انسان نما منافع خور ہیں جو ان ممالک میں رہ کر بھی اچھی بات کی تقلید کرنے میں ہتک محسوس کرتے ہیں۔نیو مالڈن میں برطانیہ کے ایک بڑے سپر سٹور TESCO کی ایک شاپ ہے جس میں ہر سال رمضان کا خصوصی سٹال لگایا جاتا ہے جس میں 25 سے 50 فیصد تک قیمتوں میں کمی کر کے مسلم کمیونٹی کو خوش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔گزشتہ ہفتے سے وہاں پھر

رمضان کا سٹال خصوصی رعایتی نرخوں کے ساتھ لگایا گیا۔غلطی سے اسی سٹال میں Budweiser and Crona کے کریٹ جس میں شراب ہوتی ہے وہ بھی رکھے گئے تھے۔ایک مسلمان لڑکے Fezvi Hussain کو یہ چیز ناگوار گزری اس نے سوشل میڈیا کے ذریعے شکایت لگائی جس پر TESCO کی انتظامیہ نے اس بات پر معافی مانگی اور وضاحت دی کی ان کا مقصد یہ نہیں تھا کہ کسی مسلمان کے دل کو تکلیف ہو۔مقامی اخبار میں اس خبر کو با قاعدہ پبلش کیا گیا۔

بجٹ عوام کے سامنے آ چکا بالکل ایسے ہی جیسے مرنے والے کے سامنے عزرائیل آ کر کھڑا ہو جاتا ہے۔اسحاق ڈار بجٹ کی ''نوید' 'جزیات میں بیان کرر ہے تھے اور میں سوچ رہا تھا کہ جو شخص ابھی چند سال پہلے لاہور کی سڑکوں پر ٹوٹے پھوٹے سکوٹر پر گشت کیا کرتا تھا آج اتنا امیر آدمی کیسے بن گیا کہ اس کے بیٹے عرب شہزادوں کی ہمسری کرتے نظر آرہے ہیں لیکن پھر میں نے سوچا کہ یہ نوازشات درنواز سے ہیں جہاں فاقے کش اتنے جلد ارب پتی بن جاتے ہیں کہ مرد قلندر کسی گنگار کو ولائت بھی عطا نہیں کر سکتا۔پانامہ لیک کے بعد حکومت کے پاس تو یہ اخلاقی جواز ہی نہیں رہا تھا کہ وہ کسی قسم کی پالیسی متعارف کروا سکے چہ جائیکہ وہ عوام کو قتل کرنے والے بجٹ کا اعلان کرر ہے ہوں۔بجٹ سے پہلے ہی ایم۔این۔ایز کی تنخواہوں ہوشربا اضافہ کر دیا گیا۔کتنی شرم اور بے غیرتی کی بات ہے کہ اس ملک کا محنت کش جو دن بھر محنت کرتا ہے وہ تو چند ہزار میں گزارہ کرے اور ہڈحرام' ویلے' بے فکرے قومی حزانے سے لاکھوں روپے وصول کریں اور دوسری سہولتیں اس کے علاوہ جس کا تصور ہی نہیں کیا جا سکتا۔یہ بجٹ طبقات کو مدنظر رکھ کر بنایا گیا ہے اور ہمیشہ کی طرح اس بار بھی بالا دست طبقے کو ہی نواز گیا ہے لیکن جبر ہمیشہ کیلئے نہیں ہوتا' عوامی نفرت کا گراف اس بجٹ کے بعد حکمرانوں کے خلاف آسمان کی بلندیوں کو چھو رہا ہے۔عوام جان چکے ہیں کہ یہ سب جھوٹے ہیں' جو اپنے آپریشن سے لے کر بجٹ تک ہر معاملے میں عوام سے جھوٹ بولتے ہیں اور اِن کے اس جھوٹ کو تحفظ دے رہے ہیں کچھ ''دانشور'' اور کچھ لطیفہ گو میراثی۔محمد شاہ رنگیلا کا دور ہے کہ پاکستان سے ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا لیکن انجام بھی آخری مغل حکمرانوں سے مختلف ہوتا دکھائی نہیں دے رہا۔

اسلام کے نام پر بننے والے ملک میں سحر و افطار پر لوڈشیڈنگ کا عذاب مسلط کیا جاتا ہے،ضروریات زندگی کی تمام بنیادی اشیاء کی چیزوں میں ملاوٹ اور قیمتوں میں تیزی آ جاتی ہے۔ہماری بدبختی ہے کہ ہم دینی معاملات میں بھی کرپشن کرنے سے باز نہیں آتے چاہے وہ حج کا شعبہ ہی کیوں نہ ہو۔ہماری وفاقی مذہبی امور کے سابقہ وزیر حج کرپشن کیس میں سولہ برس کی سزا سن چکے ہیں۔اسلام کا نعرہ لگانے والے بجٹ میں حج اور عمرے پر مزید ٹیکس لگا رہے ہیں۔گزشتہ برس برطانیہ کے شہر برمنگھم میں بھی ایک کمپنی جو حج اور عمرے کا بندوبست کرتی تھی کرپشن کی وجہ سے بلیک لسٹ ہو کر بند کی گئی اور اس کو چلانے والوں کو عدالتوں نے جرمانے کیے تھے۔ہماری اشرافیہ اور سیاسی اکابرین نے حکومت بنانی یا توڑنی ہو، سیاسی الائینس بنانے یا توڑنے ہوں، NRO سمیت کوئی پلان بنانا ہو یا اپنا علاج معالجہ کروانا ہو شیکسپیئر کا دیس ان کو بہت سوٹ کرتا ہے۔افسوس اس بات کا ہے کہ معمولی بات کے لیے بھی ادھر اکٹھ کرنے والوں کو یہاں کی ریاست کا اپنی عوام کے ساتھ مساوی سلوک نظر کیوں نہیں آتا۔جہاں نسل، رنگ، زبان اور قومیت کو بلائے طاق رکھ کر سب کے حقوق کی پاسداری کی جاتی ہے۔کیا وہ نہیں دیکھتے کہ یہاں اقلیتی مسلمانوں کے ساتھ بھی رمضان المبارک میں مکمل تعاون کرنے کی بھرپور کوشش کی جاتی ہے۔یہ

بات درست ہے کہ اگر ظلم ہو رہا ہے اور حاکم کے علم میں نہیں تو وہ غافل ہے اور اگر اسے علم ہے تو وہ ظالم ہے۔ظالم یا غافل کبھی حکمرانی کی اہلیت نہیں رکھتے۔جلد یا بدیر عوام ان کے محلات پر دھاوا بول دیتی ہے اور یہ عوامی قہر ہی ہوتا ہے جو خدائی قہر بن کر ایسے حکمرانوں پر نازل ہوتا ہے۔المیہ یہ ہے کہ ہمارے ملک میں مسلمان تو ہر طرف ہیں مگر اسلامی اصول نظر نہیں آتے جبکہ ادھر مسلمان کم ہیں مگر اسلامی اصولوں کی چادر نے برطانیہ سمیت یورپ کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔کاش......! یہ بابرکت مہینہ اپنے فضیلتوں اور رحمتوں سے ان غاصب حکمرانوں سے ہمیں نجات دلا دے۔آمین

تحریر: سہیل احمد لون

سربٹن۔سرے

sohailloun@gmail.com

05-06-2016